بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اگست 2018ء
ذوالقعدۃ، ذوالحج / ۱۴۳۹ھ

# لاہور انٹرنیشنل

## عالمگیر مرکز احمدیہ انجمن اشاعت اسلام، ختم نبوت کی داعی واحد جماعت کا ترجمان

حضرت محمد مصطفیٰ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) آخری نبی ہیں اور اُن کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، نہ نیا نہ پُرانا

حضرت مرزا غلام احمدؒ مُدّعی نبُوت نہیں مجدد صد چہاردہم تھے، جس کی پیشگوئی نبی کریمؐ نے مسیح و مہدی کے القاب سے کی تھی۔

### مدیران

شاہد عزیز
مسز سمیرا احمد
ارشد علوی

### فہرست مضامین

1 : خُطبہ عید اضحیٰ۔ (حضرت مسیح موعودؑ) .......... 2
2 پاکستان کا قیام خُطبہ حضرت مولانا محمد علیؒ۔ ........... 3
3: ہدیہ تبریک بہ تقریب سعید قیام پاکستان حضرت مولانا محمد علی .. 7
4: مُبارک باد۔ ادارہ ................ 8

**تمام احباب کو**
**عید الاضحیٰ اور یومِ آزادی مُبارک**

### نشریات

وقت بمطابق برطانوی ٹائم

http://mixlr.com/radio-virtual-mosque

#### پروگرام و اوقات

| | |
|---|---|
| جمعہ - انگریزی | 13:00 |
| درس - بعد از جمعہ انگریزی | 13:30 |
| ماہانہ اجلاس - انگریزی - ہر ماہ پہلی اتوار | 15:00 |
| عیدین - انگریزی | 11:00 |

#### پنجاب ریڈیو

| | | |
|---|---|---|
| عیدین - پنجابی | 13:00 | سکائی چینل نمبر 130 |

#### سکائپ

| | | |
|---|---|---|
| تقاریر اور تبادلہ خیالات - | ہر اتوار | 09:00 |

سکائپ آئی ڈی
Lahori-Ahmadi

**عالمگیر (ذیلی مرکز)**
احمدیہ انجمن اشاعت اسلام
پتہ برائے خط وکتابت
15 Stanley Ave, Wembley, UK HA0 4JQ
www.virtualmosque.co.uk
ای میل۔ info@aaiil.uk :

# خُطبہ عیداضحیٰ

## از حضرت مرزا غلام احمدؒ

مُرتّب:۔ ارشد علوی

### نماز کی تیاری:۔

جامع مسجد کی توسیع کا کام ایک عرصہ سے شروع تھا اور آج جامع مسجد کا نظارہ قابلِ دید تھا۔ بہت بڑا حصہ توسیع کے کام میں سے ختم ہو چُکا تھا ۔اِس لئے حضرت اقدسؑ نے جامع مسجد ہی میں ادائے نماز کا حکم دیا۔ آٹھ بجے تک جامع مسجد کا صحن اور اندر قریباً بھر چُکا تھا۔ حضرت اقدسؑ کوئی ساڑھے آٹھ بجے کے قریب تشریف لائے اور کوئی سوا نو بجے تک نماز سے فارغ ہو گئے۔ نماز حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہو کر حضرت اقدسؑ خُطبہ کے لئے مسجد کے بیچ کے دروازہ میں کھڑے ہوئے اور مندرجہ ذیل خُطبہ پڑھا۔

### خُطبہ عیداضحیٰ

آج عیداضحیٰ کا دن ہے اور یہ عید ایک ایسے مہینہ میں آتی ہے جس پر اسلامی مہینوں کا خاتمہ ہوتا ہے یعنی پھر محرم سے نیا سال شروع ہوتا ہے یہ ایک سرّ کی بات ہے کہ ایسے مہینہ میں عید کی گئی ہے جس پر اسلامی مہینہ کا یا زمانہ کا خاتمہ ہے۔ اور یہ اس طرف اشارہ ہے کہ اس کو ہمارے نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم اور آنے والے مسیح سے بہت مناسبت ہے وہ مناسبت کیا ہے؟

**ایک** یہ کہ ہمارے نبی کریم محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم آخر زمانہ کے نبی تھے اور آپکا وجود باوجود اور وقت بعینہٖ گویا عید اضحےٰ کا وقت تھا ۔چنانچہ یہ امر مسلمانوں کا بچہ بچہ بھی جانتا ہے کہ آپؐ نبی آخرالزمان تھے اور مہینہ بھی آخرالشہور ہے اس لئے اس مہینہ کو آپ کی زندگی اور زمانہ سے مناسبت ہے۔

**دُوسری مناسبت**۔ چونکہ یہ مہینہ قُربانی کا مہینہ کہلاتا ہے ۔رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم بھی حقیقی قُربانیوں کا کامل نمونہ دکھانے کے لئے تشریف لائے تھے۔ جیسے آپ لوگ بکری، اُونٹ، گائے، دُنبہ ذبح

> انسان ہمہ تن خُدا کا ہو جائے اور خُدا کے حکم کے سامنے اُسکی اپنی جان اپنی اولاد اپنے اقرباء و اعزاء کا خون بھی خفیف نظر آوے

## حضرت مرزا غلام احمد صاحبؒ
## اور
## عالمگیر جماعت احمدیہ لاہور کے عقائد

1. اللہ تعالیٰ کی توحید اور حضرت محمد ﷺ کی رسالت پر ایمان
2. آنحضرت ﷺ خاتم النبین ہیں۔ بالفاظ بانی سلسلہ احمدیہ:۔ ”اِس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی ﷺ کے بعد کوئی نہیں آئے گا نیا ہو یا پُرانا“، ”جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اُسے بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں“۔ ”میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ ﷺ پر ختم ہو گئی۔“
3. قرآن اللہ تعالیٰ کی آخری اور کامل کتاب ہے جس کا کوئی حکم منسُوخ نہیں، نہ قیامت تک منسُوخ ہو گا۔
4. بمُطابق فرمانِ نبوی حضرت محمدؐ کے بعد مجدّدین آئیں گے۔ اِس اُمّت میں ایسے لوگ ہوں گے جو نبی نہ ہوں گے مگر اللہ تعالیٰ اُن سے کلام کرے گا۔ رجال یکلمون من غیر ان یکونوا انبیاء
5. ہم تمام صحابہ کرامؓ اور تمام آئمہ دین کی عزت کرتے ہیں خواہ وہ اہل سنت کے مسلمہ بزرگ ہوں یا اہل تشیع کے اور کسی صحابی یا امام، محدث یا مجدّد کی تحقیر کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔
6. ہر ایک شخص جو لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہ کا اقرار کرتا ہے اصولاً مسلمان ہے، خواہ اُس کا تعلق کسی بھی فرقہ سے ہو۔
7. حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعویٰ مجدّد، مسیح موعود اور مہدی ہونے کا تھا۔ نبی ہونے کا ہرگز نہیں۔ اُن کے اپنے الفاظ میں: ”اور اِن لوگوں نے مجھ پر افتراء کیا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ یہ شخص نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔“

ہمیں کسی دُنیاوی پارلیمنٹ سے مسلمان ہونے کا سرٹیفکیٹ نہیں چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور ہم مسلمان ہوں یہ کافی ہے۔

کرتے ہو۔ ایسا ہی وہ زمانہ گُزرا ہے کہ آج سے تیرہ سو سال پیشتر خُدا تعالیٰ کی راہ میں انسان ذبح ہوئے۔ حقیقی طور پر عید اضحیٰ وہی تھی اور اُسی میں ضحیٰ کی روشنی تھی۔ یہ قُربانیاں اُس کالُب نہیں پوست میں رُوح نہیں جسم ہیں۔ اس سہولت اور آرام کے زمانہ میں ہنسی خُوشی سے عید ہوتی ہے اور عید کی انتہا ہنسی خُوشی اور قسم قسم کے تعیشات قرار دئے گئے ہیں۔ عورتیں اسی روز تمام زیورات پہنتی ہیں۔ عمدہ سے عمدہ کپڑے زیب تن کرتے ہیں مرد عمدہ پوشاکیں پہنتے ہیں اور عمدہ سے عمدہ کھانے بہم پہنچاتے ہیں۔ اور یہ ایسا مسرت اور راحت کا دن سمجھا جاتا ہے کہ بخیل سے بخیل انسان بھی آج گوشت کھاتا ہے۔ ۔ ۔ الغرض ہر قسم کے کھیل، کُود، لہو و لعب کا نام عید سمجھا گیا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ حقیقت کی طرف مطلق توجہ نہیں کی جاتی۔ در حقیقت اس دن میں بڑا سرّ یہ تھا کہ حضرت ابراہیمؑ نے جس قُربانی کا بیج بویا تھا اور مخفی طور پر بویا تھا آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم اُس کے لہلاتے کھیت دکھائے۔ حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے کے ذبح کرنے میں خُدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں دریغ نہ کیا اِس میں مخفی طور پر یہی اشارہ تھا کہ انسان ہمہ تن خُدا کا ہو جائے اور خُدا کے حکم کے سامنے اُسکی اپنی جان اپنی اولاد اپنے اقرباء و اعزاء کا خون بھی خفیف نظر آوے۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے زمانہ میں جو ہر ایک پاک ہدائت کا کامل نمونہ تھے۔ کیسی قُربانی ہُوئی کہ خُونوں سے جنگل بھر گئے۔ گویا خون کی ندیاں بہہ نکلیں۔ باپوں نے اپنے بچوں کو، بیٹوں نے اپنے باپوں کو قتل کیا۔ اور وہ خُوش ہوتے تھے کہ اسلام اور خُدا کی راہ میں قیمہ قیمہ اور ٹکڑے بھی کئے جاویں تو اُن کی راحت ہے۔ مگر آج غور کر کے دیکھو کہ بجز ہنسی اور خُوشی اور لہو و لعب کے روحانیت کا کونسا حصہ باقی ہے۔ یہ عید اضحیٰ پہلی عید سے بڑھ کر ہے اور عام لوگ بھی اسکو بڑی عید تو کہتے ہیں مگر سوچ کر تو بتلاؤ کہ عید کی وجہ سے کس قدر ہیں جو اپنے تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور روحانیت سے حصہ لیتے ہیں اور اُس روشنی اور نُور کو لینے کی کوشش کرتے ہیں جو اس ضحیٰ میں رکھا گیا ہے۔

عیدِ رمضان اصل میں ایک مجاہدہ ہے اور ذاتی مجاہدہ ہے اور اسکا نام بذل الروح ہے مگر یہ عید جس کو بڑی عید کہتے ہیں ایک عظیم الشان حقیقت اپنے اندر رکھتی ہے اور جس پر افسوس کہ توجہ نہیں کی گئی۔ خُدا تعالیٰ نے جس کے رحم کا ظہور کئی طرح پر ہوتا ہے اُمتِ محمدیہ صلّی اللہ علیہ وسلّم پر ایک یہ بڑا بھاری رحم کیا ہے کہ اور اُمتوں میں جس قدر باتیں پوست اور قشر کے رنگ میں تھیں اُن کی حقیقت اس اُمت مرحومہ میں دکھلائی ہے۔

24 رجب 1366ھ۔ 13 جون 1947ء

# پاکستان کا قیام، اسلامی سلطنتوں کا احیاء اور اسلام کی روحانی فتوحات میری اور تمام جماعت کی دعائیں اور "پاکستان زندہ باد" کی قبل از وقت بشارت

اسلام کی بیکسی پر حضرت مجدد وقت کی گریہ وزاری اور پُرسوز دعاؤں کا نتیجہ

خُطبہ حضرت مولانا محمد علیؒ

---

تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضرت مولیناؒ نے ذیل کی قرآنی آیت تلاوت کی:

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ -(123:3)

ترجمہ: "اور یقیناً اللہ نے تم کو بدر میں مدد دی جب تم کمزور تھے پس اللہ کا تقوٰی کرو تا کہ تم شکر گزار بنو۔"

اور پھر آپؒ نے فرمایا کہ قرآن کریم نے گزشتہ انبیاءؑ یا گزشتہ اقوام کے جن حالات کا ذکر کیا ہے، وہ بھی قصہ کے رنگ میں نہیں بلکہ پیغمبر خُدا صلّی اللہ علیہ وسلّم اور اُمت محمدیہ کے لئے بطور پیشگوئی کیا ہے۔ اسی طرح رسول خُدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے لئے جن نصرتوں کا ذکر قرآن شریف میں ہے، وہ بھی محض اس لئے نہیں کہ مسلمان ان کا ذکر پڑھ کر لذت اُٹھائیں، بلکہ اس میں بھی یہ بشارت موجود ہے کہ جو نصرتیں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملیں وہی ہم کو بھی ملیں گی، اگر تبلیغ اسلام کے لئے وہی جوش ہمارے دلوں میں پیدا ہو جائے۔ جو آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم اور آپ کے صحابہؓ کے دلوں میں تھا۔ اسلام دنیا میں اس لئے آیا کہ ساری دنیا کی اصلاح کرے۔ تمام انسانوں کے دلوں میں خُدا پر سچا ایمان پیدا کرے۔ اصلاح کرنا یا ایمان پیدا کرنا صرف خُدا کی نصرت سے ہو سکتا ہے۔ اس لئے جب تک ہمارے ساتھ خُدا کی نصرت نہ ہو ہم یہ کام نہیں کر سکتے۔ اور یہ آیت کریمہ ہمارے لئے یہ عظیم الشان بشارت اپنے اندر رکھتی ہے کہ اگر ہمارے دلوں کے اندر بھی اصلاح خلق کے جذبہ کا اس سے ملتا جلتا رنگ پیدا ہو جائے جو جذبہ ہمارے رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے دل میں تھا، تو خواہ ایک طرف ساری دنیا اور دوسری طرف چند آدمی ہوں، اللہ تعالیٰ کی نصرت اسی طرح ان کے ساتھ ہو گی جس طرح بدر میں خُدا نے اسلام کی

نصرت فرمائی۔ جب وہ دشمن کے مقابلہ میں نہایت درجہ کمزور تھے۔

**تیرھویں صدی ہجری کے آخر میں اسلام کی حالت:** آج خدا کی نصرت کا کھلا ہاتھ اسلام کی تائید میں کام کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ تیرھویں صدی ہجری یا انیسویں صدی عیسوی کے آخر میں اسلامی دنیا پستی کی انتہاء کو پہنچ کی تھی۔ اسلامی سلطنتیں بالکل مٹ چکی تھیں۔ یہاں تک کہ وہ سلطنتیں جو اسلامی خلافت کا ایک نشان تھا۔ یعنی سلطنت روم وہ بھی اپنے آخری سانس لے رہی تھی۔ اور یہ یورپ کا مرد بیمار کہلاتی تھی۔ جس کی زندگی یورپ کی ایک ادنیٰ حرکت سے ختم ہو سکتی تھی۔ روحانی رنگ میں بھی اسلام کا قدم آگے نہیں بڑھ رہا تھا بلکہ پیچھے ہٹ رہا تھا۔ اسلام کا وجود دنیا کے بعض ملکوں سے مٹ چکا تھا۔ بعض میں یہ برائے نام رہ گیا تھا۔ خود ہمارے ملک ہندوستان میں فرزندانِ توحید تثلیث کے دام میں گرفتار ہوتے جا رہے تھے۔ اور بھی بہتیرے ملکوں میں یہ حالت تھی ۔ پرستارانِ تثلیث کے حوصلے یہاں تک بڑھ چکے تھے کہ وہ عرب کو بھی اپنا شکار سمجھتے تھے اور اس کے کناروں پر مسیحیت کا جال پھیلا رہے تھے۔

**خدائی نصرت کا کھلا ہاتھ اور اسلام کا جسمانی و روحانی احیاء:** آج ہم کس قدر حالت کو تبدیل شدہ پاتے ہیں۔ نہ صرف اسلام کی جسمانی سلطنتوں کی شوکت دوبارہ زندہ ہوتی چلی جاتی ہے۔ سلطنت روم اب زندہ سلطنتوں میں شمار ہوتی ہے۔ عرب کی مختلف سلطنتیں جو ٹکڑے ٹکڑے ہو کر یورپ کے اقتدار کے نیچے آچکی تھیں۔ ان میں ایک ایسی نئی قوت پیدا ہو رہی ہے کہ آج ان کے اتحاد سے، باوجود اس کے کہ ان کے پاس سامان جنگ نہیں، یورپ کے دلوں میں ایک خوف ہے۔ اور ان کی آواز کے سامنے اسے دبنا پڑتا ہے۔ جاوا اور سماٹرا میں مسلمان ہالینڈ کی غلامی میں آچکے تھے۔ آج وہاں بھی ایک اسلامی سلطنت کا جھنڈا الہرانے کو ہے۔ اور شمالی افریقہ کی اسلامی سلطنتوں میں بھی قوت کے آثار نظر آتے ہیں۔ ان سب سے بڑھ کر یہ کہ ہندوستان کی لٹی ہوئی اسلامی سلطنت کا احیاء پاکستان کے رنگ میں ہو جاتا ہے اور اسلام کی جسمانی قوت میں ایک نئی روح پیدا ہو رہی ہے۔ دوسری طرف اسلام کی روحانی قوت میں بھی ایک عجیب تبدیلی نظر آتی ہے۔ عیسائی، جو اسلام کو اپنا شکار سمجھتے تھے، نہ صرف وہی مسلمانوں کو عیسائی بنانے سے مایوس ہو چکے ہیں بلکہ ان کو یہ فکر پڑی ہوئی ہے کہ اسلام جو اپنے جھنڈے عیسائیت کے مرکزوں میں لگا رہا ہے، اس کا سدِباب کس طرح کیا جائے۔ اور آج مسلمانوں کے دلوں میں یہ قوت موجود ہے کہ جس طرح ابتدائی زمانہ اسلام میں اسلام کی بڑھتی ہوئی رو کے سامنے شمالی افریقہ، شام، عراق، ایران، وسط ایشیاء میں عیسائیت کا قدم پیچھے ہٹتا گیا اور فوج در فوج اور گروہ در گروہ عیسائی اسلام کے اندر داخل ہوتے چلے گئے، اسی طرح آج بھی یورپ اور امریکہ میں عیسائیت خود بخود پگھلتی جا رہی ہے اور اسلام کا قدم آگے بڑھ رہا ہے۔ اور وہ دن دور نہیں کہ جس طرح پہلے زمانے میں عیسائی فوج در فوج اسلام میں داخل ہوئے، آج پھر دنیا وہی نظارے دیکھ لے۔ یہ خدائی نصرت کا کھلا ہاتھ ہے۔ جس کی آنکھیں ہوں دیکھ لے۔

**بدر کی کامیابی نبی کریمؐ اور صحابہؓ کی دعاؤں کا نتیجہ تھی:** کیا آپ کو معلوم ہے کہ ابتداء میں خدائی نصرت کا ہاتھ کس طرح ظاہر ہوا تھا۔ وہ پیغمبر خدا کی دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ دعائیں تو آپؐ خدا کا نام دنیا میں بلند کرنے کے لئے عرصہ دراز سے کر رہے تھے۔ اور ایک چھوٹی سی جماعت آپؐ نے اس غرض کے لئے تیار کی تھی جس کے متعلق آپ کو پورا یقین تھا کہ ان کے دلوں میں ایمان کی وہ زبردست قوت موجود ہے کہ یہ خدا کا نام دنیا میں بلند کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ مگر بدر کے میدان میں جب آپ نے ایک طرف اپنے 313 کمزور ساتھیوں کو دیکھا جن کے پاس سامان جنگ بھی دشمن کے مقابل پر نہ ہونے کے برابر تھا۔ اور جن میں بوڑھے اور چھوٹی عمر کے نوجوان بھی شامل تھے، جو جنگ کے نام سے ابھی ناواقف تھے۔ اور بالمقابل دشمن کا نہ صرف ایک ہزار سپاہی تھا، بلکہ یہ سب سپاہی وہ تھے جو جنگوں میں پل کر جوان ہوئے تھے۔ تو آپ کے دل میں وہ زبردست تڑپ اُٹھی جس کی وجہ سے آپ کی ساری رات کی نیند حرام ہو گئی اور آپ اپنے خدا کے سامنے گرے ہوئے گریہ و زاری کر رہے تھے کہ اے خدا بظاہر ان تھوڑے سے کمزور آدمیوں کے بچنے کا کوئی ذریعہ نہیں، سوائے اس کے کہ تیری نصرت کا زبردست ہاتھ ان کے

جن نصرتوں کا ذکر قرآن شریف میں ہے، وہ بھی محض اس لئے نہیں کہ مسلمان ان کا ذکر پڑھ کر لذت اُٹھائیں، بلکہ اس میں بھی یہ بشارت موجود ہے کہ جو نصرتیں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملیں وہی ہم کو بھی ملیں گی، اگر تبلیغ اسلام کے لئے وہی جوش ہمارے دلوں میں پیدا ہو جائے۔ جو آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم اور آپ کے صحابہؓ کے دلوں میں تھا۔ اسلام دنیا میں اس لئے آیا کہ ساری دنیا کی اصلاح کرے۔ تمام انسانوں کے دلوں میں خُدا پر سچا ایمان پیدا کرے۔ اصلاح کرنا یا ایمان پیدا کرنا صرف خُدا کی نصرت سے ہو سکتا ہے۔ اس لئے جب تک ہمارے ساتھ خُدا کی نصرت نہ ہو ہم یہ کام نہیں کرسکتے۔

لئے ظاہر ہو۔ اسے خدا اگر آج یہ گروہ اس میدان میں ہلاک ہو گیا، جیسا کہ ظاہر حالات بتاتے ہیں تو تیرا نام دنیا میں بلند کرنے والا، اس روئے زمین پر تیری عبادت کرنے والا، کوئی باقی نہ رہے گا۔ یہی وہ زبردست دعائیں تھیں جنہوں نے خدائی نصرت کو جذب کیا۔ اور یہ بھی یقینی امر ہے کہ جب صحابہؓ نے اپنے ہادی کو اس طرح گریہ وزاری میں مصروف پایا تو ان کے دلوں میں بھی وہی تڑپ اُٹھی ہو گی اور وہ بھی انہی دعاؤں میں لگے رہے ہوں گے۔ تو ان دعاؤں کو خدا نے سنا اور ان چند کمزور آدمیوں کو ایک زبردست مسلح فوج پر، جن کی تعداد ان کے تگنی تھی، کھلی فتح عطا فرمائی۔ یہ تھوڑے اور کمزور تھے۔ مگر ان کی روحیں آستانہ الٰہی پر گری ہوئی ان دعاؤں میں مصروف تھیں کہ خدا اپنی نصرت کا ہاتھ ظاہر فرمائے۔

**مجددِ وقت کی علمی قوت اور خدا کے دروازے پر گرنے کی طاقت:**

آؤ آج بھی دیکھیں کہ یہ جو خدائی نصرت کا ہاتھ اسلام کی تائید میں ظاہر ہوا ہے کہ جسمانی اور روحانی دونوں رنگوں میں اسلام کے قدم میں ایک زبردست قوت پیدا ہو گئی ہے۔ اور اعدائے اسلام کے حوصلے پست اور قوت کمزور ہو گئی ہے۔ یہ کس مردِ خدا کی دعاؤں کا نتیجہ ہے؟ ٹھیک تیرھویں صدی ہجری کے آخر اور چودھویں صدی کے ابتداء میں جب اسلام جسمانی اور روحانی دونوں رنگوں میں کمزوری کی انتہاء کو پہنچ چکا تھا، اپنے اس قانون کے مطابق، جو خدا نے اپنے آخری نبیؐ کی زبان سے بیان فرمایا تھا اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَاْسِ کُلِّ مِئَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو کھڑا کیا۔ اور آپ کو دونوں زبردست قوتیں عطا فرمائیں۔ ایک صداقت اسلام کی علمی قوت، دوسری خدا کے دروازے پر گرنے کی قوت۔ آپ کی علمی قوت سے تو ایک دنیا واقف ہے۔ آپ کے دشمنوں تک کو بھی اس بات کا اعتراف ہے کہ یہ ایک پہلوان تھا جو صداقت اسلام کے مقابل ساری دنیا کو للکارتا تھا۔ دہریوں کا، عیسائیوں کا، آریوں کا سب کا مقابلہ کرتا تھا۔ اور خدا نے آپ کے قلم میں وہ قوت دی تھی کہ تمام اعدائے اسلام کی زبانیں بند کر دیں۔ لیکن اکثر لوگ شاید اس بات سے ناواقف ہیں کہ آپ کے اندر ایک اور زبردست طاقت تھی۔ اور وہ طاقت تھی آستانہ الٰہی پر گرنے کی۔

**خُدا کے دروازے پر گرنے کے لئے قوت بکار ہے:** شاید ان الفاظ سے بعض لوگوں کو تعجب ہو کہ گرنے کے لئے بھی طاقت بکار ہے۔ گرتا تو کمزور ہے جس کے اندر کوئی قوت نہیں۔ یہ سچ ہے مگر خدا کے دروازے پر گرنے اور کسی اور جگہ گرنے میں ایک فرق ہے۔ کمزور ہر جگہ گرتا پھرتا ہے۔ مگر خدا کے دروازے پر وہی گرتا ہے جس کے اندر ایک زبردست قوت موجود ہو۔ جس کے دل میں ایک زبردست تڑپ ہو۔ فی الحقیقت خدا کے دروازے پر گرنے کے لئے وہ قوت بکار ہے۔ جو عام انسانوں میں نہیں پائی جاتی۔ اس راز کو ہماری جماعت کو بھی سمجھ لینا چاہئے۔ کیونکہ یہ ایک جماعت ہے جسے سب سے بڑھ کر اس لئے کھڑا کیا گیا ہے کہ خدا کے دروازے پر گری رہے۔ میں نے بہت دوستوں کو دیکھا ہے۔ کہ وہ یہ عذر کرتے ہیں کہ اُن سے پچھلی رات نہیں اُٹھا جاتا۔ کوئی کہتا ہے کہ وہی وقت نیند کے غلبہ کا ہوتا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ اس وقت کچھ سرور کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ کوئی یہ عذر کرتا ہے کہ کسل غالب آجاتا ہے۔ یہ سارے عذر قوت کی کمی سے پیدا ہوتے ہیں۔ جو شخص کسل پر غالب نہیں آسکتا، جو شخص نیند پر غالب نہیں آسکتا، اس میں قوت کی کمی ہے۔ خوب یاد رکھو کہ خدا کے آگے گرنے کے لئے پچھلی رات مخصوص ہے۔ یہ تمام انبیاء اور تمام اولیاء کا تجربہ ہے۔ اس کے لئے پہلی طاقت جو بکار ہے وہ خواہشات پر غلبہ کی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر نیند پر غلبہ کی۔ نیند انسان کی ایک طبعی خواہش ہے۔ یہ صرف میں نے ایک بات کا ذکر کیا ہے۔ اور بھی کئی قسم کی قوت خدا کے دروازے پر گرنے کے لئے بکار ہے۔ جس کا پھر کسی وقت ذکر کروں گا۔

**اسلام کی بیکسی پر حضرت مرزا صاحبؒ کی گریہ وزاری:**

حضرت صاحب کے دل میں اسلام کی بیکسی کو دیکھ کر جو کیفیت پیدا ہوئی، وہ آپ کے منظوم کلام سے ظاہر ہے۔ جس سے آپ کی تصنیفات بھری پڑی ہیں۔

کہیں اپنے دردِ دل کا یوں اظہار کرتے ہیں۔

بیکسے شُد دینِ احمدؐ، ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے در کارِ خُود، با دینِ احمد کار نیست

کہیں فرماتے ہیں۔

مے سَزَد، گر خُوں بِبارَد، دیدۂ ہر اہلِ دیں
بر پریشاں حالیٔ اسلام و قحط المسلمیں

کہیں دین کی بیکسی کا نقشہ یوں کھینچتے ہیں۔

ہر طرف کُفر است جوشاں، ہمچو افواجِ یزید
دینِ حق بیمار و بیکس، ہمچو زین العابدیں

کہیں نصرت الٰہی کے لئے یوں تڑپتے ہیں۔

یا الٰہی باز کے آید، زِ تو وقتِ مدد
باز کے بینیم آں فرخندہ ایّام و سنیں

کہیں اسلام کی کمزوری پر یوں روتے ہیں۔

ایں دو فکرِ دینِ احمدؐ مغزِ جانِ ما گداخت
کثرتِ اعدائے ملت، قلتِ انصارِ دیں

اگر خدا کی نصرت نہ آئے تو اس سے موت کو بہتر سمجھتے ہیں۔

اے خدا، زود آ و بر ما آبِ نصرت ہا ببار
یا مرا بردار یارب، زیں مقامِ آتشیں

اور خدا کی نصرت کے آنے پر یقین کس قدر ہے۔

چُوں مرا بخشیدہ صدق، اندریں سوز و گداز
نیست اُمیدم، کہ ناکامم بمیرانی دریں
کاروبارِ صادقاں، ہرگز نماند ناتمام
صادقاں را، دستِ حق باشد نہاں در آستیں

**حضرت مرزا صاحب میں آستانہ الٰہی پر گرنے کی قوت:** کیا یہ نری شاعرانہ باتیں تھیں۔ ہم ابھی بچے تھے جب اپنے گاؤں میں، جو قادیان سے کوئی بیس بائیس میل کے فاصلہ پر تھا، حضرت مرزا صاحب کی یہ شہرت سنی کہ قادیان میں ایک بڑے عالم ہیں جو مستجاب الدعوات بھی ہیں۔ پھر وہ وقت بھی جلد آگیا کہ لاہور میں آپ کی زیارت کا اور باتیں سننے کا موقع ملا اور آپ کی صداقت دل پر گہرا اثر کر گئی۔ اس وقت میں اور میرے بڑے بھائی مولوی عزیز بخش صاحب گورنمنٹ کالج لاہور میں پڑھتے تھے۔ پھر وہ وقت آیا کہ آپ کی بیعت کا شرف حاصل ہوا۔ اور اس کے بعد میں قریباً ہر ہفتہ یا پندرہ دن کے بعد قادیان بھاگا جاتا تھا۔ پھر وہ وقت آیا کہ خدا نے آپ کے پاس ہی نہیں بلکہ آپ کے مکان کے اندر ٹھہرنے کا اور آپ کے خفیہ سے خفیہ حالات کے مطالعہ کا موقع دیا۔ اور یہ معلوم ہوا کہ جو کچھ آپ نے لکھا ہے، وہ قال نہیں بلکہ حال ہے۔ آپ راتوں کو اُٹھتے، بارگاہ الٰہی میں گرتے اور اسلام کی بیکسی پر روتے اور اسلام کی نصرت کے لئے خدا کے آگے ہاتھ پھیلاتے۔ بعض سفروں میں دیکھا کہ آپ آدھ آدھ گھنٹہ ایک ہی سجدے میں گرے رہتے۔ خدا کے آستانہ پر گرنے کی اس قدر قوت آپ میں موجود تھی کہ جو آپ کے پاس جا کر بیٹھے ان میں بھی یہ قوت پیدا کر دی۔

**اسلام کی پستی اور اس کے بعد نصرت کے واقعات اور فتح بدر کا ایک اور نظارہ:** میں ہر مسلمان بھائی کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ واقعات کو دیکھے۔ واقعات کی طرف سے آنکھیں بند نہ کرلے۔ کیا یہ سچ نہیں کہ چودھویں صدی کے سر پر آپ نے یہ کہا کہ خدا نے مجھے تجدید دین کے لئے بھیجا ہے؟ کیا یہ سچ نہیں کہ آپ کی تصنیفات کے ایک ایک لفظ میں غلبہ اسلام کی تڑپ پائی جاتی ہے؟ اور کیا یہ سچ نہیں کہ جس قدر آپ نے اسلام کی نصرت کے لئے دعائیں کیں ہیں، ان کا نشان کسی اور شخص میں اس زمانہ میں نہیں پایا تھا؟ اور پھر کیا یہ سچ نہیں کہ اس کے بعد خدا کی نصرت کا ایسا کھلا ہاتھ اسلام کی تائید میں کام کرتا نظر آتا ہے کہ جس کا دشمنوں کو بھی اقرار ہے؟ مملکِ اسلامی میں قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ جن لوگوں نے اسلام کو برباد کرنے کا تہیہ کیا تھا وہ خود برباد ہو جاتے ہیں یا کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور اعلاء کلمۃ اللہ کا کام یورپ کے ان ملکوں میں شروع ہو جاتا ہے جہاں تیرہ سو سال میں کبھی خدائے واحد کا نام نہ پہنچا تھا۔ ان کفرستانوں میں مسجدیں بن جاتی ہیں۔ دوسری زبانوں میں قرآن کے ترجمے ہو جاتے ہیں۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگ اسلام میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اور لاکھوں کی تعداد میں اسلام کی صداقت دلوں میں اثر کر جاتی ہے۔ کروڑوں کی تعداد میں لوگوں کی غلط فہمیاں دور ہو جاتی ہیں۔ اور آج اسلام کے لئے دنیا میں ایک مانگ پیدا ہو گئی ہے۔ تو جو پیشگوئی کا رنگ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ میں تھا آج ہم اس پیشگوئی کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔

> جب پاکستان کی بننا ناممکنات میں سے نظر آتا تھا۔ خود مجھے بھی اپریل 1946ء میں "پاکستان زندہ باد" کی بشارت دی گئی تھی۔

**بدر کے لفظ میں چودھویں صدی کی طرف اشارہ۔** آستانہ الٰہی پر گرنے کی ضرورت: بیشک نصرت الٰہی میدان بدر میں تو اس طرح نازل ہوئی کہ جس کی دوسری مثال نہیں مل سکتی۔ لیکن بدر کے لفظ میں چودھویں صدی کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے۔ بدر چودھویں رات کے چاند کا نام بھی ہے۔ اور آج چودھویں صدی میں پھر اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نصرت کا ایک ہاتھ دکھایا ہے۔ ہاں اس نشان کو اپنے کمال میں ہم اسی وقت دیکھ سکتے ہیں کہ جب ہم بھی آستانہ الٰہی پر گرنے کی قوت اپنے اندر پیدا کریں۔ ایک شخص نہیں ہم میں سے ایک ایک شخص یہ قوت اپنے اندر پیدا کرے۔ خدا کی نصرت کا ہاتھ اسلام کی تائید میں ظاہر ہو چکا ہے۔ اور نصرتوں کا پانی برس رہا ہے۔

**مسلمانوں کی بلندی اور برطانیہ کے ضعف کی پیشگوئی اور مجدد وقت کی دعائیں:** مجھے اس بات کا یقین ہے کہ اسلام کو ظاہری رنگ میں جو قوت مل رہی ہے، وہ بھی امام وقت کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ آپ کو یہ بشارت دی گئی تھی کہ "بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد" آپ کو یہ بھی بتایا گیا تھا کہ

قوت برطانیہ تا ہشت سال
بعد ازاں ایام ضعف و اختلال

## پاکستان کے لئے حضرت مولانا محمد علیؒ کی دُعا

(اے اللہ) تو (پاکستان کی) اس اسلامی حکومت کو ایک ایسا نمونہ بنا جس سے دنیا کی دوسری حکومتیں عدل وانصاف کا، رواداری کا، دیانت اور امانت کا، مخلوق خدا کی خدمت کا سبق سیکھیں۔ تو اس کے اعمال کو بڑے سے بڑے اور چھوٹے سے چھوٹے کو یہ توفیق عطا فرما کہ ان کے سر تیرے احکام پر جھکے رہیں اور ان کے دل مخلوق خدا پر رحم سے بھرے رہیں۔

**میری اور تمام جماعت کی دعائیں:** میں نے اور ہماری ساری جماعت نے بھی اسلام کی ظاہری قوت اور شوکت کے لئے دعائیں کی ہیں۔ جس کی تحریک میں نے غالباً اپریل یا مئی 1946ء میں کی تھی۔ جب پاکستان کی بنا ناممکنات میں سے نظر آتا تھا۔ خود مجھے بھی اپریل 1946ء میں "پاکستان زندہ باد" کی بشارت دی گئی تھی۔

**ہمارا اصل کام اور اس کے لئے جماعت کی نیم سحری دعاؤں کی ضرورت:** ہمارے سامنے تو ایک اور بڑا میدان ہے۔ وہ اصل کام، جس کے لئے حضرت مسیح موعود کو کھڑا کیا گیا، وہ ہے اسلام کا ساری دنیا پر غلبہ۔ قرآن کا ساری دنیا میں پہنچانا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ تصویر دنیا کو دکھانا کہ دنیا کے دل خود بخود اس طرف کھینچے چلے آئیں۔ امام وقت نے ساری عمر اس کام میں اور ان دعاؤں میں گزاری۔ ہاں امام وقت کے ساتھ وہ دعائیں ختم نہیں ہو گئیں۔ آپ تو یہ راستہ دکھانے آئے تھے۔ ہمارا کوئی تعلق اگر امام وقت سے ہے تو اس تعلق کا ثبوت اس بات سے دینا چاہئے کہ ہمارے اندر راتوں کو اُٹھنے کی کس قدر طاقت ہے۔ آستانہ الٰہی پر گرنے کی کس قدر قوت ہے۔ خدا کی نصرت طلب کرنے کا کس قدر جوش ہے۔ اسلام کے غلبہ کو دیکھنے کی کس قدر تڑپ ہے۔ منہ کی باتوں سے ہم احمدی نہیں بن سکتے۔ اپنے امام کی تڑپ کا اور اپنے امام کی آستانہ الٰہی پر گرنے کی قوت کا رنگ اپنے اندر پیدا کرو اور خدا کی نصرت کے نظارے دیکھتے جاؤ۔ چھوٹی چھوٹی باتوں میں مت پڑو۔ پست خیالات کو اپنے دلوں سے نکال دو۔ ایک بلند مقصد کو سامنے رکھ کر اس کے لئے اپنی ساری قوت لگا دو۔ جو خدا کی راہ میں کام کر رہے ہیں، خدا کے دین کے لئے خدمت کا کوئی کام کر رہے ہیں، انہیں کمزور کرنے کی کوشش مت کرو۔ تاکہ دنیا پھر ایک دفعہ یہ نظارہ دیکھ لے اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ۔ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْ خُلُوْ نَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا۔ (2-1:110) (پیغام صلح 2 جولائی 1947ء)

---

28 رمضان 1366ھ۔ 15 اگست 1947ء

## ہدیہ تبریک بہ تقریب سعید قیام پاکستان

محمد علی۔ امیر جماعت احمدیہ لاہور۔ 13 رمضان المبارک (15 اگست 1947)

(احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کی طرف سے)

---

1۔ میں سب سے پہلے قائد اعظم مسٹر محمد علی جناح کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں، جن کے خدا پر بھروسہ اور دن رات کی ان تھک کوششوں سے، جن کے عزم او راستقلال سے، جن کی دور بینی سے، جن کی بے نفسی سے، جن کی زبردست قوت مقابلہ سے، جنکی وسعت قلبی سے آج مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے اس عظیم الشان نعمت سے متمتع کیا کہ انہیں ہندوستان کے ایک حصہ پر حکومت عطا فرمائی۔ اے خدا! تو اس مرد خدا کی عمر اور صحت میں برکت دے۔ اور اسے اور ہم سب کو یہ توفیق عطا فرما کہ ہم تیری اس نعمت کو لئے ہوئے تیرے شکر گزر بندے بنیں اور ہمارے سر عاجزی سے تیرے در پر جھکے رہیں۔ مسلمان دوسروں پر حکومت کریں تو خدا کے عاجز بندے بن کر کریں۔

2۔ میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں ان سب مسلمانوں کی خدمت میں، ان کے عوام اور رؤسا کی خدمت میں، جن کی قربانیوں سے پاکستان بنا۔ بالخصوص ان عوام کی خدمت میں، جن کی قربانیوں میں کسی قسم کی اغراض نفسانی کی ملاوٹ نہ تھی، جو قربانیاں کرنے میں آگے تھے اور ان سے فائدہ اُٹھانے میں پیچھے ہوں گے۔ ان میں سب سے بڑی قربانی وہ ہے جس نے مسلمانوں کے اندر اتحاد پیدا کیا۔ اور ان سب سے اس دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے اس اتحاد کو ہمیشہ کے لئے قائم رکھے۔ اور اس میں اور ترقی دے۔ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا (10:59) ہمارے دلوں میں کلمہ گوؤں کے ساتھ کسی قسم کا حسد اور کینہ باقی نہ رہے۔ اور ان مسلمان بھائیوں کو بھی، جو ابھی تک اتحاد میں شامل نہیں ہوئے، یہ سمجھ عطا فرمائے کہ ان کی قوت کا راز اتحاد میں ہے۔ اور ٹکڑے ٹکڑے بن کر ان میں سے آج کسی کو عزت بھی مل جائے تو کل کو وہ سب ذلیل ہوں گے اور خود وہ بھی ذلیل ہو گا۔

3۔ میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں ان غیر معلوم مسلمانوں کی خدمت میں، جن کی راتوں کی دعائیں اور بارگاہ الٰہی میں گریہ وزاری اللہ تعالیٰ کی اس نعمت اور نصرت کو لانے کا ذریعہ بنی ہے اور جن کی کوششوں سے خدا کا نور دنیا میں پھیل رہا ہے۔

4۔ بالآخر میں دعائے مغفرت و ترقی درجات کرتا ہوں ان بزرگوں کے لئے، جنہوں نے اس ملک میں تبلیغ اسلام کا وہ بیج بویا جس کا پھل آج ہم پاکستان کے رنگ میں کھا رہے ہیں۔ اگر ان بزرگوں نے یہ بنیاد نہ رکھی ہوتی تو آج نہ صرف پاکستان ہی ہمارے وہم میں نہ آسکتا تھا بلکہ ہم میں سے کروڑہا انسان شرک اور بت پرستی کی ظلمت میں مبتلا ہوتے۔ اور درخواست کرتا ہوں کہ مسلمان بھائی یہ دعا کریں کہ خدا ہمیں ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے، جن کے سینوں میں یہ تڑپ تھی کہ وہ اس زمین کو خدا کے نور سے روشن کر دیں اور خدا کا آخری پیغام قرآن تمام لوگوں تک پہنچا دیں۔ تاکہ ہم آنے والی نسلوں کے لئے وہی ورثہ چھوڑیں جو ہمارے بزرگوں نے ہمارے لئے چھوڑا۔ جس طرح آج ان کی محنت اور قربانیوں کی بدولت ہم پاکستان بنا رہے ہیں، ہماری محنت اور قربانیوں کی بنیاد پر وہ سارے ہندوستان کو ہی نہیں ساری دنیا کو ایسا پاکستان بنا دیں۔ جس میں بندوں کا تعلق اپنے خدا سے قائم ہو اور ان کے دلوں میں ایک دوسرے پر رحم ہو۔ مسلمان پر بھی۔ اور غیر مسلم پر بھی اور ظلم و فساد دنیا سے مٹ کر ساری نسل انسانی ایک کنبہ کی طرح رہے۔

5۔ اور بالآخر یہ دعا کرتا ہوں کہ اے خدا! تو نے اگر ہمیں حکومت دی ہے تو خدمت خلق کی تڑپ بھی عطا فرما۔ اور ہمیں ان لوگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما، جنہوں نے بادشاہ ہو کر فقیرانہ زندگیاں بسر کیں اور اپنے آپ کو اپنی رعایا کا حاکم نہیں ان کا خادم سمجھا۔ اور ان کی خدمت کے لئے ادنیٰ سے ادنیٰ کام میں اپنی عزت سمجھی۔ تو اس اسلامی حکومت کو ایک ایسا نمونہ بنا جس سے دنیا کی دوسری حکومتیں عدل و انصاف کا، رواداری کا، دیانت اور امانت کا، مخلوق خدا کی خدمت کا سبق سیکھیں۔ تو اس کے اعمال کو بڑے سے بڑے اور چھوٹے سے چھوٹے کو یہ توفیق عطا فرما کہ ان کے سر تیرے احکام پر جھکے رہیں اور ان کے دل مخلوق خدا پر رحم سے بھرے رہیں۔

محمد علی۔ امیر جماعت احمدیہ لاہور۔

13 رمضان المبارک (15 اگست 1947)

**گیانا جماعت کو اُس کی قربانیوں پر سلام۔**

# جماعت احمدیہ لاہور کی طرف سے

تمام اہل ہندوستان اور اہل پاکستان کو یوم آزادی پر بہت بہت مُبارک باد ہو۔ ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِن ممالک کے حکمران طبقہ کے دِلوں میں اپنے عوام کی فلاح و بہبود کے لئے تڑپ پیدا کرے اور وہ اپنے سیاسی مفاد کو عوام کے مفاد پر ترجیح نہ دیں۔

**اور**

ہماری طرف سے تمام مسلمان بھائیوں کو حج اور عید الاضحی مُبارک۔ خدا تعالیٰ ہمارے بھائیوں کو فراست عطا فرمائے کہ وہ دیکھ لیں کہ اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کر رازاتحاد ہے اور باہمی منافرت نہیں۔ ہر ایک اپنے عقائد کے لئے اللہ تعالیٰ کو جوابدہ ہے کسی دُنیاوی مولوی کو نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں روشنی عطا فرمائے کہ حضرت ابراہیم کی مثال پر عمل کرتے ہوئے ہم خدا کی رضا پر اپنی دُنیاوی محبتوں کو قربان کر دیں اور ہم ہر دَم ماضی کی شان اور قُربانیوں کی تاریخ بیان کرنے کی بجائے خود ایک تاریخ رقم کریں جو مُستقبل کے لئے خود ایک مثال قائم کرے۔

جماعت احمدیہ لاہور کو اپنے ممبران پر فخر ہے کہ وہ دُنیا میں کہیں بھی ضرورت ہو وہ اپنے مرکز کی آواز کو لبیک کہتے ہیں۔ جنوبی امریکہ کے مُلک گیانا میں ہماری ایک بڑی جماعت ہے جس کی کثیر تعداد مفلوک الحال ہے۔ حضرت امیر ایاہ اللہ کے دورہ کے دوران اُن کی اپیل پر امراء نے تو فوراً برلن مسجد کی مرمت کے لئے ایک خطیر رقم دی۔ باقی جماعت نے وعدہ کیا کہ وہ یہ مہم جاری رکھیں گے اور حال ہی میں اُن ممبران نے جنہیں دو وقت کی روٹی ملنا مُشکل ہے مزید آٹھ سو سے زیادہ یورو جمع کر کے برلن بھیجے ہیں۔ اِن میں وہ 100 گیانا ڈالر بھی شامل ہیں جو اُس 14 سال کے نوجوان نے ادھار لے کر دیے ہیں جو دِن کو سکول جاتا ہے اور رات کو مُشقت کر کے اپنا پیٹ پالتا ہے۔